© rasailojaraid.com

ادبیات

حضورِ رسالتمآب میں

جناب عطا محمد صاحب

کچھ آج بیٹھے بٹھائے جو روح گھبرائی — تو اک سکون کی صورت یہی نظر آئی
کہ چل کے بارگہِ خاص میں ہوں نغمہ سرا — تری جناب میں شاید کہ ہو پذیرائی
وہ تیرے نام کی عظمت کہ جھک گئیں نظریں — یہ دل میں درد کی شدت کہ آنکھ بھر آئی
نبی جہاں کے لئے جو پیامِ الفت و ربط — ہے تیرے جذبۂ اخلاص میں وہ گیرائی
اے وہ کہ تجھ پہ تصدق یہ بزمِ ہر دو جہاں — ترے غلاموں نے کی ہر جہاں میں مولائی
ہے ثبت کنگرہ ہائے قصورِ عالم پہ — کہ ہم نے پاؤں سے روندا ہے تاجِ دارائی
ابھی جہاں میں سلف کے نشان باقی ہیں — کہ جن کی گونج اٹھی تھی جہاں کی پہنائی
بدل گیا یہ یکایک یہ کیسا رنگِ جہاں — ترے فدائی بھی محرومِ مسند آرائی

غزل

جناب منیر چغتائی

طلب سے گذرنے کو جی چاہتا ہے — محبت میں مرنے کو جی چاہتا ہے
سنور کر بگڑتا نہیں کوئی مشکل — بگڑ کر سنورنے کو جی چاہتا ہے
گناہِ نشیمن پسندی نہ کرنا — جو پرواز کرنے کو جی چاہتا ہے
اگرچہ نہیں خودکشی کارِ آساں — مگر کر گذرنے کو جی چاہتا ہے
جہاں سے گذرنا ہے جاں سے گذرنا — وہیں سے گذرنے کو جی چاہتا ہے
نہیں جس جگہ کوئی سجدہ کی قیمت — وہیں سجدہ کرنے کو جی چاہتا ہے
نہ جانے منیر ان کی کب تک نبھے گی — مگر ناز کرنے کو جی چاہتا ہے

© rasailojaraid.com